بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بلی کی خرید وفروخت منع ہے؟ ایک حدیث پاک کی شرح

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے دارالافتاء اہلسنت کے ایک فتوی میں پڑھا کہ "بلی کی خرید وفروخت جائز ہے"، جبکہ ایک حدیث پاک نظر سے گزری جس میں لکھا ہے: "نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن أكل الهر وثمنه" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے اور اس کے ثمن (قیمت) سے منع فرمایا۔ میرا سوال یہ ہے کہ حدیث پاک میں تو بلّی کے ثمن سے منع کیا گیا، تو فتوی میں جواز کا حکم کیوں بیان ہوا؟ رہنمائی فرمادیں۔

## جواب

شرعی مسئلہ یہی ہے جو دارالافتاء اہلسنت کے فتوی میں بیان ہوا کہ بلّی کی خرید وفروخت جائز اور اس کا ثمن (قیمت) حلال ہے، یہی ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مؤقف ہے۔ البتہ سوال میں بیان کردہ حدیث پاک **(رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے بلی کے ثمن سے منع فرمایا)** کے متعلق محدثین کرام اور فقہاء عظام رحمۃ اللہ علیہم نے متعدد جوابات دیئے ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں؛

**(1)**۔۔ یہ حدیث پاک ضعیف ہے اور ضعیف حدیث پاک سے احکام ثابت نہیں ہوتے۔

**(2)**۔۔ حدیث پاک میں وہ بلّی مراد ہے جو وحشی ہوگئی ہو اور اس کو حوالے کرنا ممکن نہ ہو۔

**(3)**۔۔ یہ حدیث پاک ابتداء اسلام میں تھی، جب بلّی کے نجس ہونے کا حکم تھا، تو جب اس کے جوٹھے کی پاکی کا حکم بیان ہوا، تو اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہوگئی، لہذا اس کا ثمن بھی حلال ہوگیا۔

**(4)**۔۔ حدیث پاک میں ممانعت تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔

**(5)**۔۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معتمد جواب یہ ہے کہ اس حدیث پاک کو ان بلّیوں پر محمول کیا جائے جن میں کوئی نفع نہیں ہوتا یا پھر حدیث پاک میں بیان کردہ ممانعت کو تنزیہی شمار کیا جائے، یعنی ان کا فروخت کرنا غیر مناسب ہے، کہ یہ جانور تو یوں ہی بطور ہبہ یا عاریتاً دے دینا چاہیے۔

نیز اس روایت کے بعض اور بھی جوابات دیئے گئے ہیں۔

**جزئیات:**

سوال میں بیان کردہ حدیث پاک ترمذی شریف میں موجود ہے، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: "نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن أكل الهر وثمنه" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے اور اس کے ثمن (قیمت) سے منع فرمایا۔ (سنن الترمذی، جلد03، الرقم 1280، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ، مصر)

**مرقومہ بالاحدیث پاک کے تحت علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات :855ھ/1451ء) لکھتے ہیں :**"واختلف العلماء في جواز بيع الهر، فذهب قوم إلى جواز بيعه وحل ثمنه، وبه قال الجمهور، وهو قول الحسن البصري ومحمد بن سيرين والحكم وحماد ومالك وسفيان الثوري وأبي حنيفة وأصحابه والشافعي وأحمد وإسحاق،۔۔۔**وأجاب القائلون بجواز بيعه عن الحديث بأجوبه: أحدها:** أن الحديث ضعيف وهو مردود. والثاني: حمل الحديث على الهر إذا توحش فلم يقدر على تسليمه۔۔۔والثالث: ما حكاه البيهقي عن بعضهم أنه: كان ذلك في ابتداء الإسلام حين كان محكوما بنجاسته، ثم لما حكم بطهارة سؤره حل ثمنه. والرابع: أن النهي محمول على التنزيه لا على التحريم۔۔۔وقال النووي: والجواب المعتمد أنه محمول على ما لا نفع فيه، أو: على أنه نهي تنزيه حتى يعتاد الناس هبته وإعارته"**ترجمہ : بلّی کی خرید و فروخت کے متعلق علماء کرام** کے درمیان اختلاف ہے ، علماء کرام کے ایک گروہ نے **اس کی بیع (خرید و فروخت) اور اس کی قیمت کے حلال ہونے کا قول کیا اور یہی جمہور کا قول ہے** ، یہی قول امام حسن بصری ، محمد بن سیرین ، حکم ، حماد ، امام مالک ، سفیان ثوری ، امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب ، امام شافعی ، امام احمد اور امام اسحاق کا ہے ۔ **بلّی کی خرید و فروخت کے جواز کا قول کرنے والوں کی طرف سے حدیث پاک کے جوابات دیئے گئے ہیں؛** پہلا یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث مردود ہوتی (یعنی اس سے احکام ثابت نہیں ہوتے) ، **دوسرا** یہ کہ حدیث پاک کو اس بلی پر محمول کیا جائے جو وحشی ہوگئی ہو اور اسے حوالے کرنا ممکن نہ ہو ، **تیسرا** جواب جو امام بیہقی نے بعض علماء سے نقل کیا ہے ، یہ ہے کہ یہ ممانعت اسلام کے ابتدائی دور میں تھی ، جب بلی کے نجس ہونے کا حکم تھا ، پھر جب اس کے جوٹھے کو پاک قرار دیا گیا تو اس کی قیمت لینا جائز ہوگئی ، **چوتھا** یہ کہ ممانعت تنزیہی پر محمول ہے ، نہ کہ تحریمی پر ۔ **علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معتمد جواب یہ ہے کہ** اس کو محمول کیا جائے ان بلیوں پر جن میں کوئی نفع نہیں ہوتا یا یہ کہ ممانعت تنزیہی ہے ، یہاں تک کہ لوگ اس کو ہدیہ دینے یا عاریتاً دینے کے عادی ہو جائیں ۔ (عمدۃ القاری ، جلد12 ، صفحہ 60 ، دار الفکر ، بیروت)

**اسی طرح کی ایک اور حدیث پاک (جس میں بلّی کے ساتھ کتے کا بھی ذکر ہے) کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں :** "یا تو کتے بلی سے مراد غیر نافع کتے بلی ہیں جیسے دیوانہ کتا ، وحشی بلی کہ اگر اسے باندھ کر رکھو تو چوہوں کا شکار نہ کرسکے اور اگر کھول دو تو بھاگ جائے اور یا مطلقًا کتا بلی مراد ہے اور نہی کراہت تنزیہی کے لیے ہے یعنی ان کا فروخت کرنا غیر مناسب ہے ، یہ جانور تو یوں ہی بطور ہبہ دے دینا چاہئیں ۔ یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ کتے کی بیع جائز ہے کیونکہ بلی کی بیع تمام آئمہ کے ہاں درست ہے اور یہاں ممانعت میں کتے بلی دونوں کو ملا دیا گیا ہے ۔" (مراۃ المناجیح ، جلد04 ، صفحہ 257 ، حسن پبلیشر ، لاہور)

**بلّی کی خرید و فروخت کے متعلق علامہ زَبیدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات :800ھ/1397ء) لکھتے ہیں :**"ويجوز بيع الهرة بالإجماع" **ترجمہ : بلّی کی خرید و فروخت بالاجماع جائز ہے ۔** (الجوھرۃ النیرۃ ، جلد01 ، صفحہ 220 ، المطبعۃ الخیریۃ)

اسی طرح تنویر الابصار مع در مختار میں ہے : "(وصح بیع الکلب والفھد) والفیل والقرد (والسباع) بسائر انواعھا حتی الھرۃ و کذا الطیور" ترجمہ : کتے، چیتے، ہاتھی، بندر اور تمام اقسام کے درندے، یہاں تک کہ بلی اور اسی طرح پرندوں کی خرید و فروخت صحیح ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 05، صفحہ 226، دار الفکر، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : OKR-0172

تاریخ اجراء : 19 جمادی الاخری 1447ھ/11 دسمبر 2025ء


Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net